www.oqasa.org

پاکستان کا سیاسی اور معاشی نظام۔

عنایت اللہ

پاکستان دنیا کے نقشہ پر ایک مذہبی نظریاتی اسلامی **ملک** بن کر ابھرا۔ **مسلم** امہ کا ایک اپنا مکمل دستور مقدس اور ضابطہ حیات موجود ہے۔ انکے لئے دین کش جمہوریت اور جمہوریت کا ضابطہ حیات ایک زہر قاتل کی حثیت رکھتا ہے۔ جمہوریت کے نظام اور نظریات کی سرکاری بالادستی اور انکے سرکاری احکام کی اطاعت نے **مسلم** امہ کا تشخص مسخ کر کے رکھ دیا ہے۔

ا۔ پاکستان میں جمہوریت نے چودہ کروڑ **مسلم** امہ کو جو ملکی سطح پر معاشی اور معاشرتی ماحول مہیا کر رکھا ہے۔ اس کا اسلام کی تہذیب و تمدن کے ساتھ دور کا بھی واسطہ نہیں ہے۔ **ملک** میں نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ قرآن پاک کو بھی سنا جا سکتا ہے۔ اسلام کا نام لیا جا سکتا ہے۔ لیکن اسلام کو، اسلام کے نظریات کو، اسلام کے ضابطہ حیات کو، اسلام کے نظام کو، اسلام کے قوانین وضوابط کو، اسلام کی طرز حیات کو نہ ہم نے سرکاری طور پر تسلیم کیا ہے۔ اور نہ ہی سرکاری طور پر اسلامی نظام **ملک** میں رائج کیا ہے۔ اس وجہ سے ہم سرکاری طور پر اس نظام کی پیروی یا اطاعت کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ ان حالات میں **مسلم** امہ اور اسکی نسلوں کی دین کی روشنی میں کردار سازی ممکن ہی نہیں۔ لہذا جمہوریت کی بالادستی **ملک** میں نافذ العمل اور رائج ہونے کی وجہ سے جو تہذیب اور جو معاشرہ تیار ہو رہا ہے۔ اس کا دین محمدی ﷺ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہذا اس وقت **ملک** میں جو معاشرتی اور معاشی نظام اور اقدار نافذ العمل ہیں وہ جمہوریت کو فروغ دینے کے فرائض ادا کر رہی ہیں۔

ملک میں سیاستدانوں نے جمہوریت کا جو معاشرتی نظام رائج کر رکھا ہے۔

ملک میں جو معاشرتی اعتدال ومساوات کا ضابطہ مسلط کر رکھا ہے۔

ملک میں جو معاشرتی عدل کا طریقہ رائج کر رکھا ہے۔

ملک میں جو معاشرتی انصاف مہیا کیا جا رہا ہے۔

ملک میں جن معاشرتی اصول وضوابط کی پیروی کی جا رہی ہے۔

ملک میں جو مخلوط معاشرتی طرز حیات اپنا رکھا ہے۔

ملک میں جو مخلوط حکومتیں بنائی اور چلائی جا رہی ہیں۔

ملک میں جو مخلوط تعلیمی نظام چلایا جا رہا ہے۔

ملک میں جو طبقاتی نظام حیات قائم ہے۔

ملک میں جو طبقاتی تعلیمی ادارے **مسلم** امہ کی نسلوں کی تربیت کر رہے ہیں۔

ملک میں جو طبقاتی تعلیمی نصاب رائج پذیر ہے۔

ملک میں جو معاشی نظام چلایا جا رہا ہے۔

ملک میں جواور جیسے ملکی خزانہ کی بندر بانٹ ہورہی ہے۔

ملک میں جواور جیسے ملکی وسائل کولوٹا جارہا ہے۔

ملک میں جواور جیسے ملی دولت کا استعمال ہورہا ہے۔

ملک میں جواور جیسے حکومتیں بنانے اورقائم کرنے کیلئے جوحشر خزانہ کا کیا جارہا ہے۔وہ کسی سے چھپا نہیں۔

۲۔ان تمام بالا رائج الوقت ضابطہ حیات کا اسلام کے ساتھ کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ملک کا تمام طرز حیات جمہوریت کے ابلیسی ارباب سیاست کے باطل، غاصب بے دین نظریہ حیات پر مشتمل ہے۔ملک کے تمام اصول وضوابط،عدل وانصاف اورامانت ودیانت کے پیمانے ،اعتدال ومساوات کے قوانین ، ملک کے نظم وضبط کے ضابطے اسلام کے نظریات ، اسلام کے ضابطہ حیات اوراسلام کے طرز حیات کو کچلنے اوراسکی روح کو مسخ کرنے کیلئے ارباب سیاست پر مشتمل جاگیرداروں اورسرمایہ داروں نے ملک میں نافذالعمل کرکے چودہ کروڑ مسلمانوں کے کردار کا جو تشخص دنیائے عالم کے سامنے پیش کیا ہوا ہے۔نہ وہ دین اسلام کا مظہر ہے اورنہ ہی اسکا کسی اور مذہب کے ساتھ دورکا کوئی تعلق یاواسطہ ہے۔جمہوریت کے ابلیسی نظریات پر مشتمل ان سرکاری ضابطوں سے جومعاشرہ تیارہورہا ہے۔ وہ ہرگز مذہبی معاشرہ نہیں کہلاسکتا۔

۳۔جمہوریت کے مذہب کی مخلوط تعلیم مخلوط سرکاری اور غیر سرکاری ملازمتیں مخلوط اسمبلیاں مخلوط وزارتیں مخلوط سرکاری ایوانوں میں مخلوط حکومتیں اورمخلوط معاشرہ مسلم امہ کے چودہ کروڑ مرد وزن کے دین کے نظریات اور تعلیمات اورضابطہ حیات اورطرز حیات کے منافی ہی نہیں بلکہ مہلک ہے۔

ب۔جمہوریت کے مذہب کا طبقاتی تعلیمی نظام،طبقاتی تعلیم،طبقاتی تعلیمی ادارے،طبقاتی تعلیمی نصاب،طبقاتی سرکاری اورغیر سرکاری ملازمتیں۔طبقاتی تنخواہیں،طبقاتی سرکاری سہولتیں،طبقاتی افسر شاہی،طبقاتی نوکرشاہی،طبقاتی برہمن اورطبقاتی شودر،طبقاتی سیاستدان،طبقاتی حکمران،طبقاتی رعایا،طبقاتی آقا اورطبقاتی غلام،طبقاتی طرز حیات،طبقاتی ضابطہ حیات، طبقاتی معاشی نظام اورطبقاتی معاشرتی نظام۔یہ تمام جمہوریت کا طرز حکومت مغرب کے ابلیسی ارباب سیاست کے دانشوروں کے ذہنوں کی تخلیق ہے۔جس سے مسلم امہ کی نسلوں کی تربیت جمہوریت کے مذہب کے قوانین کے تحت کردار سازی اورآبیاری ہوتی جارہی ہے۔

۴۔مغرب آزادیء نسواں اور مخلوط معاشرے کے کینسر میں مبتلا ہو کر اپنے مذہبی اورازدواجی زندگی کی عمارت کوریزہ ریزہ کرچکا ہے۔جب جمہوریت کے سیاستدانوں اورحکمرانوں نے مغرب میں قانون سازی کرکے عیسائیت کے ازدواجی زندگی اورخوانگی زندگی کے مذہبی نظام کوتوڑدیا۔تواسکی جگہ مخلوط معاشرہ تیارکرنے اورقائم کرنے کیلئے سرکاری طورپر قانون کا تحفظ فراہم کیا۔عورت نے چادراورچاردیواری کے مذہبی نظام کوترک کیا۔توعیسوی ملت کے نوجوان مرد وزن کوجمہوریت کے نظریات کے مطابق مادیت

کے حصول کی خاطر مخلوط معاشرے میں آپس میں کھل کھیلنے کا موقع ملا۔ اس طرح نوجوان طبقہ کو جنسی آزادی کا موقع بھی فراہم ہوا۔بدکاری، بے حیائی اور زنا کاری کے عمل کو پذیرائی بھی ملی۔ سرکاری قانونی تحفظ ان شہوت پرستوں، جنس پرستوں اورعیاشوں کومیسر ہوا۔وکٹورین چائلڈ پیدا ہونے اور چائلڈ ہوسز میں پرورش پانا شروع ہو گئے۔وقت کے ساتھ ساتھ بتدریج مذہبی معاشرتی تہذیب جمہوریت کی معاشرتی تہذیب میں ڈھلنا شروع ہوگئی۔خانگی زندگی اور ازدواجی زندگی بدکاری، بے حیائی اور زنا کاری میں بدل گئی۔گھریلوزندگی دم توڑتی گئی۔خاندان کی عمارت ریزہ ریزہ ہوتی گئی اور اسکے رشتوں کا تقدس روند دیا گیا جوانکے معاشرے میں گوہرنایاب بن کررہ گیا۔مغرب نےمخلوط معاشرہ اورمردوزن کو جنسی آزادی دے کرجیون ساتھی کا تصورمفقوداورنایاب کردیا ہے۔کلیسا میں شادیوں کامذہبی رجحان ختم ہوتا جارہا ہے۔اب وہ اس معاشرے کارخ مذہب کی طرف واپس موڑنا چاہتے ہیں جوانکے لئےممکن ہی نہیں رہا۔

ا۔میاں بیوی کے خدائی رشتہ کی ازدواجی زندگی ناپیداور ماں باپ اولاد کی پرورش کے جذبہ سےمحروم اورفارغ ہوتے جا رہے ہیں۔

۲۔ عورت کا شباب چند درہموں اور چند میٹھے بولوں کے عوض مارکیٹ میں فروخت ہونا شروع ہوگیا۔زندگی بھراسکے جیون ساتھی بدلتے چلے جاتے ہیں۔

۳۔عورت بچے جننے کی مشین بن کررہ گئی۔اسکے پاس نہ گھر رہا اور نہ ہی اسکو ماں کے میٹھےاور پاکیزہ نام سےکوئی پکارنے والارہا۔

۴۔انسان میاں بیوی، ماں باپ، بیٹی بیٹا اور بہن بھائی کے خونی اور آسمانی رشتوں اورانکی الہامی محبتوں کے دلربا پرلطف روحانی لطائف کےنور سےمحروم ہوتا گیا۔

اب وہ اس معاشرےکومذہب کی طرف موڑنا چاہتے ہیں اورازدواجی زندگی کے مذہبی نظام کواپنانا چاہتے ہیں جوانکے لئےممکن ہی نہیں رہا

۵۔دراصل آج جمہوریت اس دورکا ایک ایساعبرتناک دجالی نظریہ اورمذہب بن کرسامنےآیاہے۔جومادیت اورافتدار کی آگ کی کوکھ سےجنم لیتا ہے۔جوخداوند قدوس کے مذاہب کےنورکواورپیغمبران کی امتوں اورملتوں کواس آگ کی چتامیں جلاتااوربھسم کرتاجارہاہے۔ملت عیسوی مذہب کی دوری کی سزا میں مبتلاہوچکی ہے۔کیا پاکستان اوراسکی مسلم امہ اس نظام کواپنانے کے بعداسکےمضمرات سےبچ سکےگی۔

پ۔پاکستان کاسودی معاشی نظام اورٹیکس کلچرمغرب کےزیرسایہ پروان چڑھ رہاہے۔اس معاشی نظام سےسرمایہ داروں،سیاستدانوں

اور حکمرانوں کا ملکی دولت اور ملکی وسائل پر پورا کنٹرول حاصل ہو چکا ہے۔عوام سے ملک کی تمام دولت ٹیکسوں کے ذریعہ چھین لی جاتی ہے۔عوام سے گدھوں کی طرح صبح شام سخت محنت اور خرکاروں کی طرح معاشی اور معاشرتی ضابطوں کی اذیتاک چھڑی سے پٹائی کرکے ایک غلام اور ایک قیدی کی زندگی گذارنے پر مجبور اور بے بس بنا دیا گیا ہے۔اس عدل کش جمہوریت کے غاصب نظام کو رائج کرنے کے بعد اسلامی معاشرہ کیسے تیار ہو سکتا ہے۔

۶۔جمہوریت کے اس دور میں دنیا میں پھیلے ہوئے انسانوں کی اکثر و بیشتر معاشرتی زندگی عدم توازن کا شکار ہو چکی ہے۔اعتدال و مساوات اور عدل و انصاف کے عمل سے مفقود معاشرہ زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم ہو چکا ہے۔مذاہب کی تعلیمات کا نصاب، زندگی کی بنیادی ضروریات سے محروم انسانوں کو تلاش کرنے کا راستہ دکھاتا ہے۔بھوکے انسان کو کھانا کھلانا، پیاسے کو پانی پلانا اور ننگے کو لباس پہنانے کا عمل مذہب کے نزدیک ایک اعلیٰ اور افضل عبادت کا درجہ رکھتا ہے۔مذہب انسانوں کو انکی بنیادی ضروریات مہیا کرنے کا درس دیتا ہے۔اور ان تک پہنچانے کا علم اور عمل سکھاتا ہے۔جبکہ جمہوریت کا نظام دنیا میں چند معاشی اور معاشرتی دہشت گردوں کا نظام حکومت ہے جو بنی نوع انسان سے انکی ضروریات چھیننے اور انکے معاشرتی قتال کے گر سکھاتا ہے۔ملکی سطح پر سیاستدان اور حکمران اور بین الاقوامی سطح پر ترقی یافتہ اور طاقتور ممالک کے سیاستدان اور حکمران اعتدال و مساوات کے اصول کو ترک کرتے اور عدل و انصاف کو کچلتے ہیں۔دنیائے عالم میں بنی نوع انسان مذہب اور جمہوریت کے معاشی اور معاشرتی علم اور عمل کے کردار کے تضاد کا شکار ہو چکا ہے۔ جمہوریت کے نظام کا دجال پیغمبران کی تعلیمات اور نظریات کو نگلتا جا رہا ہے۔

۷۔ جمہوریت کی بنا حصول مادیت اور حصول اقتدار کی بنیاد پر قائم ہوتی ہے۔ پاکستان میں بھی معاشیات کا جو نظام اور جو سسٹم پروان چڑھ رہا ہے۔وہ بھی مغرب کی جمہوریت کی تقلید پر مشتمل ہے۔

ا۔ ہمارے معاشی نظام کا طریقہ کار اور پالیسی مغرب کی طرح سودی معاشی نظام کے زیر سایہ نشو و نما پا رہا ہے۔ملک کے تمام بنک اور سرکاری اور نیم سرکاری ادارے اور پورا معاشرہ جمہوریت کی روشنی میں سودی معاشیات کے سرکاری قوانین اور ضوابط کے زیر قیادت اپنی منازل طے کرتا چلا آ رہا ہے۔

۲۔جمہوریت کے مذہب کے خالقوں نے دنیا کی معاشیات پر قبضہ اور کنٹرول کرنے کیلئے ایسے قوانین اور ضوابط دنیا پر نافذ العمل کر رکھے ہیں۔جس سے دنیا کے تمام ممالک کی دولت ،وسائل اور معاشیات تجارت کے خود کار نظام اور ٹیکس کلچر کے تحت انکے پاس خود بخود پہنچ جاتے ہیں۔

۳۔ معاشی برتری کی بنا پر وہ دنیا کی ہر قسم کی تجارت پر چھائے ہوئے ہیں۔ اسطرح دنیا

کے تمام ممالک کا معاشی کنٹرول انکے قبضہ میں پہنچ چکا ہے ۔وہ بڑی بے دردی سے بنی نوع انسان کا معاشرتی اور معاشی قتال کرتے چلے آ رہے ہیں ۔اس طرح دنیا کی دولت، دنیا کی تجارت، دنیا کے وسائل اور دنیا کے ممالک کے خزانے انکی ملکیت بن چکے ہیں ۔

۴۔ پاکستان کے اندر انکے سیاسی پیروکار مادیت اور اقتدار کی جنگ جمہوریت کے نظام اور سسٹم کے ذریعہ جیت کر **ملک** کی دولت، **ملک** کے وسائل اور **ملک** کے خزانہ اور **ملک** کی تجارت پر قابض ہو کر چودہ کروڑ انسانوں کا معاشی اور معاشرتی قتال جاری کیے ہوئے ہیں ۔اور یہ عمل دنیا کے تمام غیر ترقی یافتہ ممالک کے اندر انکے جمہوریت کے کارندوں کی زیر قیادت جاری ہے۔

ب ۔جمہوریت کے ضابطہ حیات کی روشنی میں پاکستان کے چودہ کروڑ مسلم امہ کے فرزندان ٹیکسوں کی سرنجوں سے اپنا معاشی خون، اپنی روزمرہ بنیادی ضروریات کا خون، اپنی دولت کا خون، اپنے وسائل کا خون، اپنے کاروبار کا خون ہر کوئی ملکی خزانہ میں جمع کرواتا چلا آ رہا ہے ۔ان ظالمانہ ٹیکسوں کے عذاب اور اس دولت کی لوٹ مار نے **ملک** کو معاشی اور معاشرتی قتل گاہ بنا رکھا ہے ۔انتظامیہ اور عدلیہ کی طاقت سے ہر مجبور کو قانون کی پھانسی پر لٹکا دیا جاتا ہے ۔اس زندگی سے تنگ آ کر اہل وطن خودکشیاں اور خودسوزیاں کرنے پر مجبور کر دیئے جاتے ہیں ۔جبکہ ان باوقار سرمایہ دار شرفا کو بڑے بڑے سرکاری قرضوں کو کھلے عام معاف کر دیا جاتا ہے ۔ **ملک** کی تمام دولت،، تمام وسائل اور ملکی خزانہ ان چند غاصب سیاستدانوں اور قلیل سے ظالم، بے رحم حکمرانوں اور انکی اعلیٰ سرکاری مشینری کی ملکیت اور شاہانہ تصرف میں چلا آ رہا ہے ۔

پ ۔پاکستان سمیت اس وقت چھپن اسلامی ممالک دنیا میں موجود ہیں ۔انکی آبادی ایک ارب بیالیس کروڑ انسانوں پر مشتمل ہے ۔ان ممالک کو بنیادی ضرویات بیرون ممالک خرید کرنے کی ضرورت نہ ہونے کے برابر ہے ۔وہ بڑی حد تک خودکفیل ہیں ۔ان ممالک کے امرا، راؤسا، سیاستدان، حکمران مکمل طور پر ملکی وسائل، ملکی خزانہ، ملکی بجٹ اور تمام اخراجات آپس میں جنگیں لڑنے کیلئے اسلحہ خریدنے، اسکے علاوہ اعلیٰ قسم کی مہنگی گاڑیاں، گاڑیوں کیلئے پٹرول ہر قسم کا سامان تعیش، تمام قسم کے مشروبات اور لاتعداد غیر ضروی اشیا جو انسان کی بنیادی ضروریات نہیں ہیں، کی خرید وفرخت ان ممالک سے کر رہے ہیں ۔جو انکو انکی ان غیر ضروری اشیا کی خرید وفرخت کی آمدن کی وجہ سے ان سے سب کچھ لوٹ لیتے ہے ۔اس مادی لوٹ مار سے وہ ان ممالک کو کمزور، بے بس اور نادار بناتے چلے آ رہے ہیں ۔اگر تمام اسلامی ممالک کی عوام اپنے ان رہزنوں کو کنٹرول کر لیں تو وہ بڑے ممالک چند یوم میں مالی طور پر زمین بوس ہونے پر مجبور ہو جائیں گے ۔ **ملک** ایک گھر کی طرح ہوتا ہے ۔تمام ڈائینگ روم کی قیمتی اشیا، تمام کچن کے عمدہ برتن، تمام ڈرائنگ روم کے عمدہ صوفے، تمام قیمتی در و دیوار، تمام قیمتی ساز و سامان نہ یہ از خود کھانا پیش کر سکتے ہیں اور نہ ہی روزمرہ کی دوسری بنیادی ضروریات مہیا کر سکتے ہیں ۔جب تک اس صاحب خانہ کے ذرائع آمدن موجود نہ ہوں ۔ورنہ اس گھر کا تمام نظام درہم برہم ہو جاتا ہے ۔آج کی معاشی جنگ جیتنے کیلئے بڑے سے بڑا **ملک** وسائل کا محتاج ہوتا ہے ۔ان وسائل اور واقعات پر قابو پا کر مسلم امہ ہر دشمن کو زیر کر سکتی ہے ۔انکی ترقی اور طاقت کا راز افشاں کر دیا

گیا ہے ۔اب مسلم امہ کا فرض بنتا ہے کہ وہ اب ان ملکی سرمایہ داروں ،سیاستدانوں اور حکمرانوں کی طرز حیات کو کنٹرول کریں ۔

۸۔مسلم ممالک میں مسلم امہ کو دین کے فلسفہ حیات نظر یہ حیات،طرز حیات ،ضابطہ حیات اور دستور حیات کی تعلیمات کی روشنی میں معاشرہ تیار کیا جاتا ہے ۔اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو قائم کیا جاتا ہے ۔شورائی جمہوری نظام کی روشنی میں امیر المومنین یا خلیفہ وقت کا چناؤ کیا جاتا ہے ۔وہ اللہ تعالیٰ کے ضابطہ حیات کی خود بھی پابندی کرتا ہے اور مسلم امہ کے ہر فرد کو بھی اسکا پابند بناتا ہے ۔

الف ۔حکومت کے نظام کو چلانے اور اسکے سرکاری اخراجات کو برداشت کرنے کیلئے شورائی نظام کے تحت زکوۃ عشر اور خمس کا نظام رائج کیا جاتا ہے ۔جس کے تحت ملک کا خزانہ اکٹھا کیا جاتا ہے ۔اس خزانہ سے ملک کے فلاحی کام اور دوسرے عوام الناس کے بنیادی حقوق ادا کئے جاتے ہیں ۔

ب ۔اگر ملی خزانہ ملک کے اخراجات برداشت کرنے کا متحمل نہ ہو اور مزید اخراجات کی ضرورت پڑ جائے تو بقایا رقم ان اخراجات کو پورا کرنے کیلئے صاحب حثیت یعنی امرا اور رؤسا سے وصول کی جاتی ہے ۔

۹۔یہاں یہ بات واضح کرنا بہت ضروری ہے۔ معاشرے میں اعتدال و مساوات کے دینی ضابطہ کی من وعن ہر کس و ناقص پر پیروی لازم ہوتی ہے ۔خلیفہ وقت،اس کے سرکاری اہلکاروں کا بود و باش ،روزمرہ زندگی کے اخراجات،انکی خوراک ،انکا لباس ،انکی رہائش ایک عام آدمی ،ایک عام شہری ،ایک عام فرد کے برابر ہوتے ہیں ۔اس طرح معاشرے میں عدل وانصاف کا ترازو قائم ہوتا ہے ۔

ملکی وسائل، ملکی دولت،ملکی خزانہ کی حفاظت سربراہ مملکت کا اولین فریضہ ہوتا ہے۔ عام شہری ملکی خزانہ کے غلط استعمال کو چیک کرسکتا ہے ۔ملکی خزانہ ،ملکی دولت اور ملکی وسائل کی امانتوں کی مکمل حفاظت کی جاتی ہے ۔

۱۰۔آج دین محمدی ﷺ ملک میں نافذ العمل کر لو۔ اعتدال ومساوات اور عدل و انصاف کی تاثیریں دنیا کے کونے کونے میں اپنی خوشبوؤں سے انسانیت کو معطر کریں گی ۔

ا ۔جس ملک میں طبقاتی تعلیم ،طبقاتی نظام چلانے کیلئے رائج کر رکھی ہو ۔

۲۔جہاں اعلیٰ تعلیمی ادارے براہمن اور شودر تیار کرنے کے فرائض ادا کر رہے ہوں۔

۳۔ جہاں سرکاری سطح پر ملکی معاشیات کو اونچ نیچ کے طبقوں میں بانٹ رکھا ہو۔

۴ ۔جہاں سیاسی نظام وزارتوں کی رشوتوں پر قائم کر رکھا ہو۔

۵ ۔جہاں ملت کی وحدت کو ۸۷ سیاسی جماعتوں میں تقسیم کر رکھا ہو۔

۶ ۔جہاں سیاستدان اپنی جماعتوں سے غداری کرکے نئی سیاسی جماعتیں تشکیل کرکے، وزارتیں تقسیم کرنے اور بانٹنے اور حکومتیں قائم کرنے کا شرمناک ابلیسی جمہوری طریقہ جاری کر رکھا ہو۔

۷۔ جہاں وزارتوں کی رشوتوں پر حکومتیں قائم ہوتی ہوں۔
۸۔ جہاں سیاستدان اربوں کی سرکاری املاک ہضم کرجاتے ہوں۔
۹۔ جہاں سیاستدان اور حکمران کروڑوں اور اربوں کے قرضے نگل جاتے ہوں۔
۱۰۔ جس **ملک** کی سیاست اور حکومت کے وارث جاگیر دار اور سرمایہ دار بن چکے ہوں۔
۱۱۔ جس **ملک** میں سرکاری محکموں میں برہمن اور شودر اور نجی کارخانوں، فیکٹریوں اور کاروباری اداروں میں آقا اور غلام کا بدترین نظام قائم ہو چکا ہو۔
۱۲۔ جس **ملک** کا قلیل سا طبقہ تجارت اور حکومت پر قابض ہو جائے۔ **ملک** کا خزانہ اور وسائل انکے قبضہ میں آجائیں تو اس **ملک** کی عوام خودکشیاں نہ کرے تو اور کیا کرے گی۔
۱۳۔ جب **ملک** میں اس طرح کے حالات پیدا ہو جائیں تو **ملک** کی سلامتی کی گرنٹی کون دے سکتا ہے۔
۱۴۔ جس **ملک** کی انتظامیہ اور عدلیہ ان غاصب سیاستدانوں اور ظالم حکمرانوں نے اپنے تحفظ کے لئے قائم کر رکھی ہو۔
۱۵۔ جہاں ٹیکس کلچر سے عوام کا خون چوسا جا رہا ہو۔
۱۶۔ جہاں جب چاہئیں سرمایہ دار اپنی مصنوعات کی قیمتیں بڑھالیں۔
۱۷۔ جہاں ملکی وسائل اور قومی خزانہ انکی بندر بانٹ کی نظر ہوتا جا رہا ہو۔
۱۸۔ جہاں چند معاشی دجال **ملک** کی گوشت جیسی بنیادی خوراک کو بیرون ممالک سپلائی کرکے اربوں ڈالر اکٹھے کرلیں اور چودہ کروڑ عوام الناس کیلئے گوشت کی خرید انکی دسترس سے باہر ہو جائے۔ سیمنٹ کا ریٹ راتوں رات بڑھ جائے۔ اشیائے خوردنی نایاب ہو جائیں تو ایسے حکمران اور ایسے تاجر کب تک عوام کا خون چوستے رہیں گے۔ یہ پالیسیاں کب تک جاری رہیں گی۔
۱۹۔ جہاں انتظامیہ اور عدلیہ انکی وزارتوں کو تحفظ، انکی جاگیروں کو تحفظ، انکے کارخانوں کو تحفظ، انکی جائیدادوں کو تحفظ، انکے کاروباروں کو تحفظ اور انکی لوٹ مار کو تحفظ فراہم کرنے کیلئے انکی بنیادی ضرورت بن چکی ہو۔
۲۰۔ جہاں انتظامیہ اور عدلیہ کی نگرانی میں ملکی خزانہ، ملکی وسائل اور چودہ کروڑ انسانوں کا

مال ومتاع لوٹا جائے اور انکے شاہانہ تعیش کی نظر ہوتا جا رہا ہو۔

۲۱۔ جہاں سیاستدانوں کی کل تعداد ساڑھے سات ہزار خاندانوں پر مشتمل ہو، جن میں بارہ سے چودہ سو تک چاروں صوبائی اسمبلیوں، وفاقی اسمبلی اور سینٹ کے ممبران پر مشتمل ہو۔

۲۲۔ جہاں جمہوریت کے ذریعہ مشاورت، وزارت، وزیر اعلیٰ، وزیر اعظم، گورنر اور صدارت کے عہدے آپس میں بانٹ لئے جاتے ہوں۔

۲۳۔ جہاں اس طریقہ کار سے یہ طبقہ عیش وعشرت اور شاہی سہولتوں، ملکی خزانہ اور ملکی وسائل کو بڑی بے دردی سے نوچتا چلا جا رہا ہو۔

۲۴۔ جہاں چودہ کروڑ انسانوں کو یرغمال بنالیا گیا ہو۔

۲۵۔ جہاں چودہ کروڑ انسانوں کی دولت، خزانہ اور وسائل یہ غاصب سیاستدان اپنی انتظامیہ اور عدلیہ کی تلوار کی نوک پر قابض ہو کر لوٹے جا رہا ہو۔

۲۶۔ جہاں اس نظام اور سسٹم کے ذریعہ عوام کو ملکی سطح پر قید کر لیا جاتا ہو۔

۲۷۔ جہاں ٹیکسوں اور مہنگائی کے ذریعہ چودہ کروڑ انسانوں کا لقمہ ان کے منہ سے چھین لیا ہو۔

۲۸۔ جہاں بنکوں سے زکوۃ کے ذریعہ غریبوں کی دولت چھین لی جاتی ہو۔ اس دولت کے ذریعہ وزیروں اور سیاسی جماعتوں کو حکومتیں قائم رکھنے کیلئے خریدا جاتا ہو۔ عوام بجلی کا ٹیکس، گیس کا ٹیکس، پانی کا ٹیکس، مکان کا ٹیکس اور بیشمار اور لاتعداد ٹیکسوں کو جمع کرانے کیلئے محنت مزدوری کو ترک کر کے بنکوں کی قطاروں کی اذیتیں اور حصول ضروریات کے اوقات کے ضائع ہونے کی اذیتیں ان کی روزمرہ زندگی کا جان لیوا روگ بن چکا ہو۔

۲۹۔ جہاں یتیم، بیوہ، مسکین، اپاہج، بیمار، بوڑھے اور بیروزگار بھی ان ٹیکسوں کے عذاب کا ایندھن بنتے جا رہے ہوں۔ یہ لوگ بھوک اور ننگ سے تنگ آ کر خودکشیاں اور خودسوزیاں کرتے پھریں۔

۳۰۔ یہ ظالم اور غاصب سرمایہ دار سیاستدان اور حکمران عوام کی پیدا کردہ دولت، وسائل اور ٹیکسوں سے چھینے ہوئے ملکی خزانے کو بڑی بے رحمی سے نوچتے پھریں۔ وہ

اس مال ومتاع سے عیش وعشرت اور شاہی سرکاری سہولتوں کو اپنا سرکاری حق سمجھیں۔

۳۱۔ یہ تمام معاشی اور معاشرتی بیماریاں ملت کے جسد کو ایک کینسر کی طرح چمٹ چکی ہیں۔ یہ سیاستدان اور حکمران اور انکی اعلیٰ سرکاری مشینری آپس میں ملکر ملت کی معاشی عمارت کو نوچتے اور ختم کیے جارہے ہیں۔

۳۲۔ ہم مسلمان کی حثیت سے مسجد میں نماز عبادت کے طور پر پڑھتے ہیں، دلوں میں ذکر رب جلیل کا اور درود پاک کا ورد زبانوں پر جاری رکھتے ہیں۔ زندگی جمہوریت کے باطل اور غاصب نظام رشوت، کمیشن اور کرپشن کے کفر اور منافقت کے اعمال اور کردار کی گذارنے پر سرکاری طور پر پابند بنا دیئے جاتے ہیں۔

۳۳۔ ان سیاستدانوں نے ملت کا مال و متاع بھی چھین رکھا ہے اور ملت سے دین کی انمول دولت بھی لوٹے جا رہے ہیں۔ملت کو جمہوریت کی نمرودی، فرعونی اور یزیدی آگ سے بچانا بھی ہوگا اور اس آگ کو بجھانا بھی ہو گا۔

۳۴۔ جس ملک کے بر سر اقتدار سیاستدان اور حکمران اپنے مخالفین کو قتل کرواتے،انکے خلاف بے بنیاد، جھوٹے اور مختلف نوعیت کے بوگس مقدمات درج کرواتے چلے آرہے ہوں۔ بے اصولی، دھوکہ اور غداری سیاست کے بنیادی ذریعہ حصولِ اقتدار کے اصول بن چکے ہوں۔ انکے کردار کے خلاف آواز اٹھانے والوں اور انکی غلط پالیسیوں کو بے نقاب کرنے والوں کو کچلنے اور کرش کرنے کیلئے انتظامیہ اور عدلیہ کے اداروں کے اہلکاران کو بروئے کار لاتے چلے آرہے ہوں۔

۳۵۔ جہاں انتظامیہ اور تھانوں کو نارکاٹکس، سمگلنگ، چوری ،ڈاکے، قتل اور دہشت گردی کے عمل کو جاری رکھنے اور مخالفین اور عوا م الناس پر مقدمات تیار کروانے پر مامور کر رکھا ہو۔

۳۶۔ جہاں یہ تمام بداعمالیاں وزیروں مشیروں کے ذرائع آمدن بن چکے ہوں۔

۳۷۔ جہاں ملک کو دولخت کرنے والوں کو قومی ہیرو بنا دیا جائے، جہاں شراب وزنا کے مرتکب سیاستدانوں کو مسلم امہ کا راہنما تسلیم کرلیا جائے۔

۳۸۔ جہاں لٹیروں کو رہبر مان لیا جائے۔

۳۹۔ جہاں ظالم، غاصب حکمرانوں کا حکومتیں نصیب بنتا چلا جائے۔

۴۰۔ جس **ملک** میں بے گناہ انسانوں پر قتل، سمگلنگ، اور دہشت گردی کے مقدمات تیار ہوتے رہیں۔ جہاں جعلی پولیس مقابلوں میں انسانوں کا قتال جاری ہو۔

۴۱۔ جہاں تشدد کے ذریعہ ہر قسم کا اقبالِ جرم کروا لیا جائے۔ جہاں اپنی مقبولیت کیلئے فرقہ پرستی کو ہوا دی جاتی ہو۔ جہاں مذہبی رہنماؤں کو حکومتیں قتل کرواتی چلی آ رہی ہوں۔ جہاں جھوٹے مقدمات انکے حکم اور فرمان پر تھانے تیار کرنے کے مجاز بن جائیں۔

۴۲۔ جہاں انکے کہنے پر بے گناہ انسانوں کو جھوٹے مقدمات کا ایندھن بنادیا جائے۔

۴۳۔ بتاؤ یہ کیسے سیاستدان ہیں اور یہ کیسا نظام حکومت ہے۔

۴۴۔ جہاں عدلیہ ان جھوٹے اور بوگس مقدمات کے مطابق معصوم اور بے گناہ افراد کو پھانسی اور سزائیں دیتی جائیں۔

۴۵۔ جہاں ان معصوم، بیگناہ فریادیوں کی کوئی فریاد سننے والا نہ ہو۔ اصل حقائق کو کوئی تلاش کرنے والا نہ ہو۔

۴۶۔ جہاں سیاستدانوں اور حکمرانوں اور انکے حواریوں کا جھوٹے مقدمات بنانا تھانہ کلچر بن چکا ہو۔ ان معاشی اور معاشرتی دہشت گردوں کا کوئی ہاتھ روک نہ سکے۔ مظلوم جیلوں اور پھانسی پر لٹکتے پھریں۔ یہ کیسی جمہوریت ہے۔ عوام کس جرم کی سزا بھگت رہے ہیں۔

۴۷۔ ان جھوٹے مقدمات تیار کروانے والوں کا کوئی احتساب نہ کر سکے۔

۴۸۔ ہر قسم کے جرائم انکی زیر نگرانی جنم لیتے اور پرورش پاتے جا رہے ہوں۔

۴۹۔ جہاں تھانے ایسی جھوٹی سچی ایف آئی آر کاٹنے کے مجاز بن چکے ہوں۔

۵۰۔ جہاں پولیس کے اہلکار ڈاکوں اور قتل میں ملوث ہو جائیں۔

۵۱۔ جہاں ڈاکے، قتل، سمگلنگ، منشیات اور ہر قسم کے دھندے انکے زیر نگرانی چل رہے ہوں۔

۵۲۔ جہاں **ملک** میں جان و مال غیر محفوظ ہو چکا ہو۔

۵۳۔ جہاں قانون کے محافظ ان کے کہنے پر جرائم کی آبیاری کرتے ہوں۔ قانون کا ان پر

کوئی چیک نہ ہواور نہ ہی انکا کوئی تدارک ہو۔جمہوریت کے مذہب کے پجاریو یہ تو
بتاؤ کہ کیا وہاں کی عوام مظلوم اور بے بس بن کر رہ نہیں جاتی ہے

۱۳۔اس نظام اور سسٹم سے کیسے عدل او رامن قائم ہوسکتا ہے ۔اسی تھانہ اور عدالتی کلچر کی تلوار سے جاگیر دار اور سرمایہ دار اور سیاستدان طبقہ چودہ کروڑعوام کے مال ومتاع،عزت وآبرو،ملکی دولت،سرکاری خزانہ اور ملکی وسائل پر ڈاکہ ڈالتے اورلوٹتے چلے آرہے ہوں ۔ملک میں قتل وغارت کروانا،فساد پھیلانا،اپوزیشن کوزیر کرنا حکومت کا حصہ بن چکا ہو۔یہ ساڑھے سات ہزار افراد پر مشتمل سیاستدان باری باری ملک میں جمہوریت کے نظام کےتحت حکومتیں بناتے اورحکمرانی کرتے چلے آرہے ہوں ۔

۱۔ جو ملک بھر میں معذو ر و ں ، محتاجوں بیروز گاروں،بوڑھوں،یتیموں ،مسکینوں اور بیواؤں سے ٹیکسوں کے ذریعہ انکی گذراوقات رہزنوں کی طرح چھین لیتے ہوں ۔

۲۔جس ملک میں جاگیرداروں اورسرمایہ داروں نے ان تمام مسکینوں سےجن کے پاس کچھ کھانے ، پینے اور پہننے کو نہ ہو،اور انکے پاس کوئی ذریعہ معاش نہ ہو،ان سے بجلی،سوئی گیس،پانی،مکانوں اور بیشمار دوسرے ٹیکسوں اوراشیائے خوردونوش کی اضافی قیمتوں کوایک جیسا وصول کرنا قرین انصاف ٹھہرایا ہو۔

۳۔ بدقسمتی کی انتہا یہ ہے کہ ظلم اور جبر کی تلوار سے یہ اکٹھا کیا ہوا خزانہ اور تمام وسائل ان اسمبلیوں کےممبران کے شاہی محلوں،شاہانہ سہولتوں،شاہانہ بودوباش اورشاہی سرکاری
اخراجات کی نظر ہوتا جارہا ہو۔

۴۔ جہاں سرکاری خزانہ اورملکی وسائل انکی ملوں،فیکٹریوں،کارخانوں،تجارتوں اور ملکیتوں میں بدلتا چلا جائے ۔وہاں ملک میں غربت،افلاس اوربیروزگاری کیسے ختم ہوسکتی ہے۔اعتدال ومساوات کیسے قائم ہوسکتی ہے۔اس جمہوریت کے نظام اور سسٹم سے نجات ملک وملت کی فلاح کے حصول کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔

۵۔مسلم امہ اور دنیا کے تمام مذاہب جمہوریت کے ارباب سیاست کے نظام اور سسٹم کے کینسر میں مبتلا ہو چکے ہیں۔

۱۴۔وہ مذاہب کے نظریات یعنی ازدواجی زندگی کے نظام،وہ مذاہب کے ضابطہ حیات یعنی آزادی ، نسواں کا طریقہ کار، وہ مذاہب کی تعلیمات انسانیت کو شرم و حیا کا تحفظ فراہم کرنا، وہ مذاہب کی روح یعنی مخلوق خدا کو کنبہ خدا سمجھنا،بھوکوں کو کھانا کھلانا،ننگوں کو لباس پہنانا،بیماروں کو شفا عطا کرنا،زخمیوں کی مرہم پٹی کرنا،دکھی انسانوں کوراحت بخشنا،بیروزگاروں کوروزگار مہیا کرنا،انسانیت کوآفات سے بچانا،بنی نوع انسان کاادب وخدمت کرنا،دنیا کی بے ثباتی

کا درس دینا مخلوق خدا میں اعتدال ومساوات قائم کرنا۔ بے بسوں، بے کسوں محتاجوں، غریبوں، بیروزگاروں اور ناداروں کے بنیادی حقوق بجالانا۔ انکی نگہداشت کرنا۔ مذاہب کی تعلیمات کے انمول ضابطے ہیں۔

۱۵۔ مذہب کے برعکس مخلوق خدا سے انکے وسائل چھیننا، انکی دولت چھیننا، ان سے انکی روزمرہ زندگی کی ضروریات چھیننا، ان سے انکے بنیادی حقوق چھیننا، کمزور اور غیر ترقی یافتہ ممالک کی عوام پر جھوٹے اور بے بنیاد الزام لگا کر مہلک ہتھیاروں سے حملے کرنا، انکی بستیوں کو نائٹروجن بموں سے خاکستر کرنا، ڈیزی کٹر بموں سے انکے شہر نیست و نابود کرنا، جراثیمی بموں سے مخلوق خدا میں بیماریاں پھیلانا، ایٹم بموں سے انکے ملک ختم کرنا، جدید سے جدید مہلک ہتھیار تیار کرنا، انکو مخلوق خدا پر استعمال کرنا جمہوریت کے نظریات کا حصہ اور اس کا نصب العین ہے۔

ب۔ اس ملک میں جمہوریت معصوم، بے گناہ، بے ضرر انسانوں کو بغیر کسی جواز کے انکا معاشی اور معاشرتی قتال کرنے تکلیفوں، اذیتوں اور پریشانیوں میں مبتلا کرنے کے نظام اور سسٹم کا نام ہے۔ جمہوریت پیغمبران کی بے سروسامانی، سادہ اور مختصر لوازمات کی زندگی کے عظیم عمل کی بجائے فراوانی اور سامان تعیش والی زندگی کی دلدادہ طریقہ کار سے متعارف کرواتی ہے۔

پ۔ جمہوریت خدمت خلق کے جذبوں کو مسمار کرتی، ادب انسانی کے شعور کو ختم کرتی، انسانیت کے ساتھ ادب ومحبت کے عمل کو ترک کرتی، اعتدال ومساوات کو ختم کرتی، اخوت ومحبت کے تقدس کو پامال کرتی، ایثار و نثار کے عمل کو روکتی، رحم و کرم کے راستے بند کرتی، عدل و انصاف کے اصولوں کو روندتی چلی جاتی ہے۔

۱۶۔ جمہوریت ایک ایسا مادہ پرستی اور اقتدار پرستی پر مشتمل نظریہ حیات، ضابطہ حیات اور طرز حیات ہے جو ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبران کے الہامی، روحانی اور سلامتی کے نظریہ حیات، ضابطہ حیات اور طرز حیات کو ایک دجال کی طرح نگلتا جارہا ہے۔

ب۔ انبیائے علیہ السلام کی زندگی بے سروسامانی اور مختصر خوردونوش پر مشتمل ہوتی۔ سادہ بودوباش اور عام آدمی جیسی سادہ وسلیس مثالی زندگی گذارتے۔ اعلیٰ، عمدہ اقدار کو جلا بخشتے۔ سچائی کی روشنی کو پھیلاتے۔ اعتدال کا عمل جاری کرتے۔ مساوات کے نور کو پھیلاتے۔ اخوت ومحبت کے جذبوں کو بیدار کرتے۔ ایثار و نثار کا سبق سکھاتے۔ مخلوق خدا کو خیر اور شر کا فرق سمجھاتے۔ عفو ودرگذر کی شمع جلاتے۔ ادب و احترام کا سبق یاد کراتے۔ حسین وجمیل کردار سے معاشرہ کی تشکیل فرماتے۔ معاشرے میں امن وامان کا ماحول پیدا کرتے۔ الہامی اور روحانی صفات کو عام کرتے۔ فطرتی صداقتوں کو رائج کرتے۔ معاشرے کی عمارت کو عدل وانصاف سے سینچتے۔ انسان سکھ اور چین سے زندگی بسر کرتے۔ اونچ نیچ کا تضاد ختم کرتے۔ ایک جیسی تعلیم وتربیت سے انسانی کردار کو سنوارتے۔ خلیفہ وقت اور عوام الناس کی زندگی کا ایک معیار قائم کرتے۔ وزیر اعظم ہاؤس اور غریب کی کٹیا کا فرق مٹاتے۔ محمود اور ایاز کو ایک صف میں بیٹھاتے۔ برہمن اور شودر کے نظام کا خاتمہ کرتے۔

ملک میں صدر ہاؤس، وزیر اعظم ہاؤس، منصف شاہی ہاؤسز، افسر شاہی ہاؤسز، اردلی ہاؤسز، چپڑاسی ہاؤسز کی سرکاری املاک کے تضاد کے نمرودی، فرعونی اور یزیدی نظام کا خاتمہ کرکے ایک عادلانہ نظام قائم کرتے۔

۱۶۔ب سرکاری شاہی دفاتر اورانکی ڈیکوریشن کا خاتمہ کرتے ۔تنخواہوں کا تضاد ختم کرتے ۔سرکاری اخراجات سمٹ کرنہ ہونے کے برابر رہ جاتے ۔امانت ودیانت کاتر ازو بحال کرتے ۔سرکاری بجٹ ،سرکاری خزانہ اور ملکی وسائل کارخ ملکی ترقی کی طرف موڑتے ۔اس طرح **ملک** میں پاکیزہ اورطیب ماحول جنم لیتا ۔حیا کی دیوارچادراورچاردیواری کانظام قائم کرتے ۔ازدواجی زندگی اورخانگی زندگی کا مذہبی ضابطہ ترتیب دیتے ۔معاشرے میں معاشی اور معاشرتی باطل اورغاصب برتری کے نظام کا خاتمہ کرتے ۔اسلام میں پہلے پاکیزہ اورطیب ماحول مہیا کیا جاتا ۔اسکے بعد اگرکوئی فرد معاشرے میں ان مذہبی اقداراورضابطوں کوتوڑتا اسکومذہبی قوانین کے مطابق سزادے کر **ملک** میں عدل قائم کیاجاتا اورمعاشرے کےتوازن کاحسن قائم کیا جاتا ۔یہی وجہ ہے کہ آج بھی مسلم امہ کے چودہ کروڑانسان دین محمدیﷺ کی روشن شمع دیکھنے کیلئے منتظر ہیں ۔

۱۔اے جمہوریت کے پرستارو۔اے جمہوریت کے سیاستدانوں ۔

اے جمہوریت کے حکمرانوں ان حقائق کی روشنی میں یہ تو بتاؤ!

۲۔کیاتم طبقاتی طرزحیات ختم نہیں کرسکتے ۔

۳۔کیاتم طبقاتی تعلیم کا سلسلہ بندنہیں کرسکتے ۔

۴۔کیاتم ایچی سن کالج اوردیہات کے پرائمری سکول کے تعلیمی طبقاتی فرقے بندنہیں کرسکتے ۔

۵۔کیاتم سیاست شاہی ،حکمران شاہی ،افسرشاہی ،منصف شاہی ،نوکرشاہی ،محنت کش ، اردلی اوربیٹ مین کامعاشی اورمعاشرتی تضادختم کرنہیں سکتے ۔

۶۔ کیاتم مخلوط تعلیم ختم نہیں کرسکتے ۔

۷۔کیاتم مخلوط معاشرہ کے عمل کوروک نہیں سکتے ۔

۸۔کیاتم **ملک** میں اعتدال اورمساوات قائم نہیں کرسکتے ۔

۹۔کیاتم ۱۸۵۷کے ایکٹ اورانتظامیہ کانظام اورسسٹم ختم نہیں سکتے ۔

۱۰۔کیاتم سودی معاشی نظام کوبدل نہیں سکتے ۔

۱۱۔کیاتم تفاوت کے اصول وضوابط کوترک نہیں کرسکتے ۔

۱۲۔کیاتم براہمن اورشودرکاسرکاری نظریہ کلاس ون ،ٹو ،تھری ،فوریعنی شودر، کھتری ،کھشتری اوربرہمن کی گوتیں ختم نہیں کرسکتے ۔

۱۳۔کیاتم **ملک** کے کرپٹ سیاسی ڈھانچہ کومنسوخ اورختم نہیں کرسکتے ۔

۱۴۔کیاتم ملک کی ایسی عدلیہ جو ملک کی کرپٹ سیاست، کرپٹ معاشی اور معاشرتی
نظام اور سسٹم کو روک نہ سکے۔اسکو ختم کر نہیں سکتے ۔

۱۵۔کیاتم دین کے خلاف بغاوت اور جمہوریت کے ابلیسی نظریات کو ترک نہیں کر سکتے

۱۶۔کیاتم مسلم امہ اور انکی آنیوالی نسلوں کو دین اور جمہوریت کے تضاد کے عذاب
سے نجات نہیں دلا سکتے ۔

۱۷۔کیاتم مسلم امہ کے کفر اور منافقت کے کردار سازی کے عمل سے باز نہیں آ سکتے ۔

۱۸۔کیاتم ذکر رب جلیل، ذکر ھو اور درود پاک کے ورد میں مصروف قلوب کو جمہوریت
کے باطل، غاصب بے دین علمی عملی کفر اور منافقت کا کردار ادا کرنے سے نجات
دلا نہیں سکتے۔

۱۹۔کیاتم مسلم امہ کو دین کا طیب اور پاکیزہ ماحول مہیا نہیں کر سکتے ۔

۲۰۔کیاتم دین کے علم اور عمل کے خزانہ کی امانت کو مسلم امہ کو واپس نہیں لٹا سکتے ۔

۲۱۔کیاتم نہیں جانتے کہ تمہارے آبا نے ہندوستان میں مسلم امہ کو اسلام کے نام پر ایک
آزاد مملکت مہیا کر دی ۔تم اسکی حفاظت کا حق ادا نہیں کر سکے اور اسکو دو ٹکروں میں
تقسیم کر دیا۔اس کے بعد آج اس آزاد مسلمان مملکت میں اسلام کا نفاذ کرنے کا حق
اور فریضہ بھی ادا کرنے سے قاصر ہو چکے ہو۔کیاتم اس مملکت کے وارث رہنے کے
حقدار ہو۔

۱۷۔ یا اللہ تمام انبیا کی امتوں کو نمرود فرعون اور یزید کے ابلیسی نظریات پر مشتمل ضابطہ حیات کی طرز حیات سے نجات عطا
فرما۔امین۔یا اللہ انبیاء علیہ السلام کی تمام امتوں
کو ان کے سلامتی کے الہامی نظریات پر مشتمل روحانی ضابطہ حیات اور نورانی طرز حیات
ﷺ کو منور کرنے کی توفیق عطا فرما۔امین۔

یا اللہ! ہمیں جمہوریت کے ابلیسی نظام اور سسٹم کی گرفت سے نجات کا کوئی راستہ
دکھا۔امین۔

یا اللہ! ہمیں جمہوریت کے چند ابلیس کے ارباب سیاست کے مادہ پرستوں اور

اقتدار پرستوں کی حاکمیت کے عذاب سے بچا۔ امین

یا اللہ! ہمیں عقل سلیم اور سلامتی کی راہ کا مسافر بنا۔ امین۔

یا اللہ ہمیں انبیاء علیہ السلام کے نظریات کی بے ادبی، گستاخی اور بغاوت کے عمل
اور اس کی سزا سے بچا۔ امین۔

OQASA